

تیر نہ لگیں

حضرت جابر بن عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں سے گزر رہا تھا اس کے پاس تیر تھے۔ رسول اللہؐ نے اسے دیکھا تو فرمایا۔

تیروں کو ان کے پھلوں سے پکڑو۔ (تاکہ کسی کو لگ نہ جائیں)

(صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب یاخذ بنصول النبل حدیث نمبر: 432)

FD-10

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

روز نامہ

الفصل

Web: <http://www.alfazl.org>
Email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبد السمیع خان

جمعرات 13 نومبر 2008ء 14 ذی قعدہ 1429 ہجری 13 نومبر 1387 شمس جلد 58-93 نمبر 260

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:-
”نمازوں کے وقت دکانیں کھلی نہیں ہونی چاہئیں۔“
(مشعل راہ جلد اول صفحہ 283)

بیوت الحمد منصوبہ میں مالی قربانی کا موقع

قرآنی تعلیمات کی رو سے بے سہارا افراد، بیواؤں اور غرباء کی ضروریات پوری کرنا خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 106 کوارٹر تعمیر ہو چکے ہیں۔ اسی طرح پونے چھ صد احباب کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کیلئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث اس باہر ترقی میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

دارالضیافت میں قربانی

بیرون ربوہ نیز بیرون پاکستان سے ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت عید کے موقع پر مرکز سلسلہ میں قربانی کروانے کے خواہش مند ہوں وہ اپنی رقم تفصیل ذیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوادیں۔

قربانی بکرا -/7000 روپے

قربانی حصہ گائے -/3500 روپے

(نائب ناظر ضیافت ربوہ)

ارشادات مالک حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

میں دیکھتا ہوں کہ جماعت میں باہم نزاعیں بھی ہو جاتی ہیں اور معمولی نزاع سے پھر ایک دوسرے کی عزت پر حملہ کرنے لگتا ہے اور اپنے بھائی سے لڑتا ہے۔ یہ بہت ہی نامناسب حرکت ہے۔ یہ نہیں ہونا چاہئے بلکہ ایک اگر اپنی غلطی کا اعتراف کر لے تو کیا حرج ہے۔

بعض آدمی ذرا ذرا سی بات پر دوسرے کی ذلت کا اقرار کئے بغیر پیچھا نہیں چھوڑتے۔ ان باتوں سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ خدا تعالیٰ کا نام ستار ہے۔ پھر یہ کیوں اپنے بھائی پر رحم نہیں کرتا اور غنوا پر پردہ پوشی سے کام نہیں لیتا۔ چاہئے کہ اپنے بھائی کی پردہ پوشی کرے اور اس کی عزت و آبرو پر حملہ نہ کرے۔

ایک چھوٹی سی کتاب میں لکھا دیکھا ہے کہ ایک بادشاہ قرآن لکھا کرتا تھا۔ ایک ملا نے کہا کہ یہ آیت غلط لکھی ہے بادشاہ نے اس وقت اس آیت پر دائرہ کھینچ دیا کہ اس کو کاٹ دیا جائے گا۔ جب وہ چلا گیا تو اس دائرہ کو کاٹ دیا۔ جب بادشاہ سے پوچھا کہ ایسا کیوں کیا تو اس نے کہا کہ دراصل وہ غلطی پر تھا مگر میں نے اس وقت دائرہ کھینچ دیا کہ اس کی دلجوئی ہو جاوے۔

یہ بڑی رعونت کی جڑ اور بیماری ہے کہ دوسرے کی خطا پکڑ کر اشتہار دے دیا جاوے۔ ایسے امور سے نفس خراب ہو جاتا ہے اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔ غرض یہ سب امور تقویٰ میں داخل ہیں اور اندرونی بیرونی امور میں تقویٰ سے کام لینے والا فرشتوں میں داخل کیا جاتا ہے کیونکہ اس میں کوئی سرکشی باقی نہیں رہ جاتی۔ تقویٰ حاصل کرو کیونکہ تقویٰ کے بعد ہی خدا تعالیٰ کی برکتیں آتی ہیں۔ متقی دنیا کی بلاؤں سے بچایا جاتا ہے۔ خدا ان کا پردہ پوش ہو جاتا ہے جب تک یہ طریق اختیار نہ کیا جاوے کچھ فائدہ نہیں۔ ایسے لوگ میری بیعت سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ فائدہ ہو بھی تو کس طرح جب کہ ایک ظلم تو اندر ہی رہا۔ اگر وہی جوش، رعونت، تکبر، عجب، ریا کاری، سر بلج الغضب ہونا باقی ہے جو دوسروں میں بھی ہے تو پھر فرق ہی کیا ہے؟.....

پس یاد رکھو کہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھائیوں کو دکھ دینا ٹھیک نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمیع اخلاق کے متم ہیں اور اس وقت خدا تعالیٰ نے آخری نمونہ آپ کے اخلاق کا قائم کیا ہے۔ اس وقت بھی اگر وہی درندگی رہی تو پھر سخت افسوس اور کم نصیبی ہے۔ پس دوسروں پر عیب نہ لگاؤ کیونکہ بعض اوقات انسان دوسرے پر عیب لگا کر خود اس میں گرفتار ہو جاتا ہے اگر وہ عیب اس میں نہیں لیکن اگر وہ عیب سچ سچ اس میں ہے تو اس کا معاملہ پھر خدا تعالیٰ سے ہے۔

بہت سے آدمیوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ اپنے بھائیوں پر معانہ پاک الزام لگادیتے ہیں۔ ان باتوں سے پرہیز کرو۔ بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچاؤ اور اپنے بھائیوں سے ہمدردی۔ ہمسایوں سے نیک سلوک کرو۔ اور اپنے بھائیوں سے نیک معاشرت کرو اور سب سے پہلے شرک سے بچو کہ یہ تقویٰ کی ابتدائی اینٹ ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 571)

مکرم وسیم احمد مدعو صاحب

بوسنیا میں خلافت جوہلی پروگرام

دینوشابوچ صاحب نے تقریر کی جو خلافت راشدہ کے موضوع پر تھی۔ اس کے بعد مکرم آمل آج نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خلافت جوہلی کے حوالے سے پیغام پڑھ کر سنایا یہ پیغام ہم نے خوبصورت اور دیدہ زیب انداز میں طبع بھی کروایا تھا جو احباب میں تقسیم بھی کیا گیا۔ اس کے بعد خاکسار نے خلافت کی برکات کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم موسیٰ رستمی صاحب صدر جماعت کو سوونے مختصر خطاب میں بوسنیا کے جلسہ پر پہلی بار شرکت کرنے پر خوشی کا اظہار کیا۔ اس کے بعد سوال و جواب کا پروگرام ہوا جس میں مختلف احباب نے بعض سوالات کئے جن کے جوابات مکرم امیر صاحب جرمینی مکرم مشنری انچارج صاحب جرمینی اور خاکسار نے دیئے۔ اس کے بعد کھانے اور نماز ظہر کا وقفہ ہوا۔

وقفہ کے بعد جلسہ کا دوسرا دور تلاوت قرآن مع ترجمہ سے شروع ہوا۔ محترم حیدر علی صاحب ظفر مشنری انچارج جرمینی نے خطاب فرمایا جس کا یونین زبان میں ترجمہ مکرم دینوشابوچ نے کیا جس میں انہوں نے نماز کی اہمیت بتائی اور اس حوالے سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے مختلف اقتباسات بھی سنائے۔ اس کے بعد ایک نظم پیش کی گئی اس کے بعد مکرم فادیہ صاحب نے خلفائے احمدیت کے دعا اور نماز کے بارہ میں ارشادات کی روشنی میں خطاب کیا اور ساتھ خلفاء کے مختصر حالات زندگی بھی بتائے۔ جلسہ کی آخری تقریر مکرم امیر صاحب جرمینی کی تھی جس میں انہوں نے احباب کو مختلف ضروری امور کی طرف متوجہ فرمایا خلافت جوہلی کے حوالے سے جرمینی میں ہونے والے پروگراموں کا ذکر کیا وہاں سو بیوت الذکر سکیم کا ذکر کیا بوسنیا کے جلسہ میں شامل ہونے پر خوشی کا اظہار کیا ان کی تقریر جرمینی زبان میں تھی جس کا ترجمہ مکرم دینوشابوچ نے کیا دعا سے قبل خاکسار نے تمام احباب اور ڈیوٹی دینے والے احباب کا شکریہ ادا کیا اور مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی اور یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ میں کل 131 افراد نے شرکت کی۔ احباب جماعت سے بوسنیا میں جماعت کی ترقی کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب نمائندہ مینیجر الفضل شعبہ اشتہارات کی ترغیب کے سلسلہ میں دورہ پر ہیں۔ تمام کاروباری احباب جماعت سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

27 مئی 2008ء کے پروگرام

صبح نماز تہجد ادا کی گئی نماز فجر کے بعد درس قرآن دیا گیا۔ بوسنیا میں جماعت جرمینی کی طرف سے سات قربانیاں کی گئیں جو سراہو و میں کی گئیں اور احباب کے مشورہ کے مطابق ان کا گوشت دو پبلک کمپنیوں کو دیا گیا جو روزانہ غرباء کو مفت کھانا کھلاتے ہیں اس کے علاوہ ایک دوسرے شہر D-Uakuf میں تین قربانیاں کی گئیں جن کا گوشت مختلف گھروں میں تقسیم کیا گیا اس طرح دس قربانیاں کی گئیں۔ مشن ہاؤس کو چند دن پہلے سفیدی کر کے صفائی کے ساتھ خوبصورت بنایا گیا اور بینرز بھی لگوائے گئے قربانیوں سے فارغ ہونے کے بعد دیگر پروگراموں کا انعقاد کیا گیا۔ بچوں میں ٹانفیاں ایک وغیرہ تقسیم کئے گئے نیز بیت الذکر میں پہلی دفعہ لوائے احمدیت اور بوسنیا کا جھنڈا لہرایا گیا خاکسار نے لوائے احمدیت اور جرمینی سے وقف عارضی پر آئے ہوئے دوست مکرم شکور اسلم صاحب نے بوسنیا کا جھنڈا لہرایا اور اجتماعی دعا کروائی گئی۔

لندن میں منعقد ہونے والے خلافت جوہلی کے جلسہ کو براہ راست دیکھنے کا انتظام کیا گیا حضور انور کے خطاب کا ترجمہ خاکسار ساتھ ساتھ کرتا رہا جو احباب نے پوری دلچسپی کے ساتھ سنا۔ خلافت جوہلی کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ کے پیغام کا ترجمہ پہلے ہی دیدہ زیب اور خوبصورت انداز میں طبع کروایا گیا تھا جو اس دن تقسیم کیا گیا خدا کے فضل سے تمام پروگرام بہت کامیاب رہا۔

آٹھواں جلسہ سالانہ بوسنیا

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ بوسنیا کا آٹھواں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ کے سینٹر میں مورخہ 8 جون 2008ء کو منعقد ہوا۔ صد سالہ خلافت جوہلی کے حوالے سے یہ تاریخی جلسہ تھا مختلف جگہوں سے احباب کولانے کا انتظام کیا گیا۔

مورخہ 8 جون کو صبح 8 بجے مہمانوں کی آمد شروع ہوئی جنہیں ناشتہ پیش کیا گیا۔ دس بجے سے کچھ پہلے لوائے احمدیت اور بوسنیا کا جھنڈا لہرایا گیا۔ لوائے احمدیت خاکسار نے اور بوسنیا کا جھنڈا مکرم دینوشابوچ صاحب Dino Sabovi نے لہرایا اور مکرم امیر صاحب جرمینی نے دعا کروائی۔

لوائے احمدیت لہرانے کی تقریب کے فوراً بعد جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کا یونین میں ترجمہ مکرم عدوین باریک تاروونج نے کیا اس کے بعد ایک نظم پڑھی گئی نظم کے بعد مکرم

نظارت تعلیم کے انعامی سکالر شپس 2008ء کا UPDATE

نظارت تعلیم کے زیر انتظام میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانات 2008ء میں زیادہ سے زیادہ نمبر حاصل کرنے کیلئے مورخہ 9 نومبر 2008ء تک موصول ہونے والی درخواستوں کے مطابق Update شائع کیا جا رہا ہے۔

میاں محمد صدیق بانی میٹرک انعامی سکالر شپ

امتحان میٹرک

نمبر شمار	گروپ	نام طالب علم	حاصل کردہ نمبر	بورڈ	کیفیت
1	سائنس گروپ	محمد عادل افضل ابن مکرم محمد افضل صاحب	817	فیصل آباد	بورڈ میں اول پوزیشن ہے
2	جنرل گروپ				تاحال کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی

میاں محمد صدیق بانی گولڈ میڈل و انعامی سکالر شپ

امتحان انٹرمیڈیٹ

نمبر شمار	گروپ	نام طالب علم	حاصل کردہ نمبر	بورڈ	کیفیت
1	پری انجینئرنگ	فلاح الدین شہیرا ابن جمال الدین نور صاحب	946	فیصل آباد	
2	پری میڈیکل	حناکشور بنت مکرم محمد اعجاز صاحب	1005	فیصل آباد	بورڈ میں دوسری پوزیشن ہے
3	جنرل گروپ	آمنہ سلیم بنت مکرم ڈاکٹر محمد سلیم صاحب	942	فیصل آباد	

صادقہ فضل سکالر شپ

امتحان انٹرمیڈیٹ

نمبر شمار	گروپ	نام طالب علم	حاصل کردہ نمبر	بورڈ	کیفیت
1	پری انجینئرنگ	نداریاض بنت ریاض احمد صاحب	942	کراچی	
2	پری انجینئرنگ	وردہ فاطمہ بنت ہارون شریف رندھاوا صاحب	928	اسلام آباد	
3	پری میڈیکل	ماہم منصور انابت مکرم سجاد منصور صاحب	977	فیصل آباد	
4	پری میڈیکل	ہشام احمد فرحان ابن ہاشم احمد خالد صاحب	966	فیصل آباد	
5	جنرل گروپ	عائشہ بنت فصیح الدین صاحب	912	ملتان	

خورشید عطاء سکالر شپ

امتحان انٹرمیڈیٹ

نمبر شمار	گروپ	نام طالب علم	حاصل کردہ نمبر	بورڈ	کیفیت
1	پری انجینئرنگ	طیبہ محبوب بنت محبوب احمد صاحب	923	اسلام آباد	
2	پری میڈیکل	رضاء الحسن ابن تنویر احمد موہر صاحب	959	فیصل آباد	
3	جنرل گروپ	قاضی رضوان ابن قاضی عبدالشکور صاحب	896	لاہور	
4	جنرل گروپ	سالک احمد ابن مشتاق احمد صاحب	839	فیصل آباد	

سندس باجوہ سکالر شپ

(صرف ان طلباء و طالبات کیلئے جن کے MBBS میں داخلہ جات ہو چکے ہیں)

نمبر شمار	نام طالب علم	حاصل کردہ نمبر	بورڈ	کیفیت
1				تاحال کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی
2				تاحال کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی

ضروری نوٹ: سندس باجوہ سکالر شپ کیلئے ایسے طلباء و طالبات کی درخواستیں زیر غور لائی جائیں گی جنہوں نے MBBS میں داخلہ لیا ہو۔ مزید تفصیلی معلومات نظارت تعلیم سے لی جاسکتی ہیں۔ تمام سکالر شپس میں اس سے زیادہ نمبر موصول ہونے کی صورت میں یہ Update تبدیل ہو جائے گا۔ درخواست بھجوانے کی آخری تاریخ 31 دسمبر 2008ء ہے۔ فون نمبر: 047-6212473 (نظارت تعلیم)

کرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب

کہتی ہے تجھ کو خلق خدا غائبانہ کیا پاکستان کے پہلے نوبیل لاء ریٹ ڈاکٹر عبدالسلام کے بارے میں اخبارات کے چند اقتباسات

جواب نہیں

جناب جیون خان صاحب روزنامہ جنگ کے معروف کالم نگار اپنے کالم جہاں چناب بہتا ہے کے عنوان سے ڈاکٹر عبدالسلام کے بارے میں لکھتے ہیں جھنگ صدر (مگھیانہ) سے جھنگ شہر جو کسی زمانہ میں سیالوں کی راجدھانی تھا..... سڑک کے کنارے گورنمنٹ ہائی سکول اور ساتھ ہی گورنمنٹ کالج واقع ہیں کالج کو یہ فخر حاصل ہے کہ پاکستان کے واحد نوبیل انعام یافتہ نامور سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام یہیں رہتے رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کا خاندان جھنگ شہر میں آباد تھا والد صاحب محکمہ تعلیم کے ضلعی دفتر میں ملازم تھے کثیر الاولاد تھے باقی بچے بھی پڑھے۔ پڑھائی میں ماشاء اللہ ٹھیک ہی تھے۔ عبدالسلام کا البتہ جواب نہیں تھا۔ بلا کی ذہانت پائی تھی۔ ہمیشہ اول آئے جہاں بھی گئے کامیابی قدم چومتی رہی۔ بہت ترقی کی بعد میں زیادہ وقت مغرب میں ہی گزرا۔ جھنگ البتہ ان کی نس نس میں بسا رہا۔ ماں بولی پرتو مرثیہ تھے۔ جب بھی پاکستان میں ہوتے یا باہر کسی ”پنے“ سے ملتے تو ٹھیکہ مقامی لہجہ میں (جسے آباد کار جا بگلی) کہتے ہیں اور جو سرائیکی کی ذرا کرخت شکل ہے بات کرتے۔ ہیئت کدائی بھی نہیں بدلتی تھی۔ آخری سالوں میں عاجزی، انکساری کی حدود کو چھوئے لگی تھی..... ڈاکٹر صاحب جھنگ کو کبھی نہیں بھولے تھے۔ نوبیل انعام ملا تو رقم سے جھنگ کالج میں فزکس کی نئی تجربہ گاہ تعمیر کرائی اور گورنر سے کہہ کر وہاں فزکس میں ایم ایس سی کلاسز کا اجراء کرایا۔ یہ خشت اول تھی آہستہ آہستہ اور مضامین میں بھی ایم اے ایم ایس سی کی تعلیم کی منظوری ملتی گئی۔ (جہاں چناب بہتا ہے از جیون خان جنگ 23 دسمبر 2001ء)

وہ ادارہ ساز تھے

پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر جناب مجاہد کامران نے ڈاکٹر عبدالسلام کے بارے میں اپنے انٹرویو میں بیان کیا۔
سوال: کوئی ایسی شخصیت جس سے آپ متاثر ہوئے۔
جواب: میں سمجھتا ہوں میرے والد کے علاوہ اور لوگوں سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ ان میں ایک پروفیسر عبدالسلام ہیں.....
پروفیسر عبدالسلام ان کا مقام نوبیل انعام یافتہ

سائنس دانوں میں بھی بہت بلند ہے ان میں بے پناہ صلاحیتیں تھیں انہیں مشرق و مغرب کی تاریخ پر عبور حاصل تھا۔ وہ ادارہ ساز تھے اور بہت اچھا لکھتے تھے۔ مجھے ڈاکٹر محمد افضل جو فاقی وزیر تعلیم تھے انہوں نے بتایا تھا کہ جب میاں نواز شریف وزیر اعلیٰ پنجاب تھے تو پروفیسر عبدالسلام نے ان سے کہا کہ تم مجاہد کامران کو پنجاب یونیورسٹی کا وائس چانسلر کیوں نہیں بناتے۔ (جنگ سنڈے میگزین 10 فروری 2008ء صفحہ 13)

تضاد نہیں

ایک طالب علم ڈاکٹر عبدالسلام کے ساتھ نماز میں شامل ہو گیا پھر پورے بعد ان میں بات چیت ہوئی۔ سر کیا مذہب اور سائنس میں تضاد نہیں؟
”نہیں سائنس اور مذہب دو الگ الگ دنیاؤں سے تعلق رکھتے ہیں مذہب کا تعلق انسانی سوچ کی اندرونی دنیا سے ہے اور یہ چیز ایمان کو چاہتی ہے جبکہ سائنس کا تعلق بیرونی مادی دنیا سے ہے۔ جس کی بنیاد دلائل پر ہے اور اگر ہم یہ یقین رکھیں کہ کائنات خدا نے بنائی ہے تو پھر مذہب اور سائنس میں نہ کوئی اختلاف ہے اور نہ کبھی ہو سکتا ہے۔“

میں ایک سائنس دان ہونے کے ساتھ ساتھ ایک پکا..... بھی ہوں کیونکہ میں قرآن کے روحانی پیغامات پر یقین رکھتا ہوں اور یہ قرآن ہی ہے جو ہمیں سائنسی علوم کے ذریعے مظاہر فطرت پر آگاہی بخشتا ہے۔ (گریٹ سائنٹسٹ عبدالسلام صفحہ 44-45)

پاکستان کا ایٹم بم اور

عبدالسلام

پاکستان کی قومی اسمبلی 1973ء کے سپیکر اور بھٹو کے قریبی ساتھی صاحبزادہ فاروق علی اپنی کتاب میں پاکستان ایٹمی توانائی اور ایٹم بم کے بارے میں لکھتے ہیں۔ ”بھٹو نے اقتدار سنبھالنے کے فقط ایک ہی ماہ بعد 2 جنوری 1972ء کو ملتان میں بعض ماہرین کا ایک خصوصی اجلاس منعقد کرایا اور اس میں یہ فیصلہ کیا کہ ایٹمی توانائی پاکستان میں پیدا کرنے کا انتظام کیا جائے اور اس سے ہر ممکن فوائد حاصل کئے جائیں اس اجلاس کے انعقاد کے انتظامات میں میرا کافی عمل دخل تھا۔“

اس کانفرنس کے انعقاد سے عین پہلے نوبیل انعام یافتہ پاکستانی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام نے مجھ سے ملاقات کی اور مجھے ایک خفیہ فائل تھماتے ہوئے اس پوری طرح پڑھ لینے کی خواہش ظاہر کی میرے ڈاکٹر صاحب سے دیرینہ مراسم تھے انہوں نے مجھ سے کہا فاروق مجھے معلوم ہے کہ صدر بھٹو سے آپ کے خصوصی تعلقات ہیں وہ آپ کی بات کو بغور سنتے اور مانتے ہیں اور آپ ان سے ہر معاملے پر کھل کر بات کر لیتے ہیں لہذا آپ انہیں اس امر پر آمادہ کر لیں کہ وہ ہمیں مطلوبہ فنڈز مہیا کریں اور ہم اپنے ملک میں ہی ایٹمی توانائی پیدا کرنا شروع کر دیں اور اس کے ساتھ ساتھ ایٹم بم بھی بنانے لگیں۔ ہماری بد قسمتی یہ ہے کہ 1961ء سے 1972ء تک ہمیں اس مقصد کے لئے فنڈز ہی مہیا نہیں کئے گئے۔ اگر ایسا ہو جاتا تو ہم اب سے بہت پہلے ایٹمی توانائی خود پیدا کرنا شروع کر چکے ہوتے۔ ایٹم بم بھی تیار کر چکے ہوتے۔“

میں نے انہیں کہا کہ وہ اس سلسلہ میں قطعاً متفکر نہ ہوں جناب بھٹو پہلے ہی ان کے ہم فکر ہیں اور وہ بھی ایسا ہی چاہتے ہیں میں نے ڈاکٹر عبدالسلام کو یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ بھٹو صاحب مجھ سمیت اپنے قریبی ساتھیوں کے ساتھ ایک سے زائد بار اپنی اس تمنا کا اظہار کر چکے تھے۔“

(باب بھٹو اور ایٹمی پروگرام جمہوریت صبر طلب از صاحبزادہ فاروق علی خاں سابق سپیکر قومی اسمبلی ص 254)

دوبندے

پاکستان کے نامور ادیب جناب عبداللہ حسین نے اپنے انٹرویو میں ڈاکٹر عبدالسلام کے بارے میں کہا۔

سوال: اسلام کی تشریح کا بھی بڑا مسئلہ ہے کہ اس کی تشریح کون کرے! علماء کریں؟
عبداللہ حسین: ایک عالم کی دوسرے عالم سے رائے ملتی ہی نہیں ہے۔ ڈاکٹر عبدالسلام کو ہم نے روڑے مار کر پاکستان سے نکال دیا اس پر اب غصہ اور رونانہ آئے تو کیا ہو؟

پاکستان نے اب تک ساٹھ سالوں میں دوبندے پیدا کئے ایک تو ڈاکٹر عبدالسلام اور دوسرے مولانا عبدالستار ایدھی۔

(روزنامہ جنگ سنڈے میگزین 3- اگست 2008ء صفحہ 9)

ڈاکٹر عبدالسلام سے

ہمارا ناروا سلوک

ڈبلیو ٹائمز 22 نومبر 2006ء میں شائع ہونے والے ایک ایڈیٹوریل کا اردو ترجمہ:
ڈاکٹر عبدالسلام (1926ء-1996ء) کی وفات آج سے دس برس قبل ہوئی۔ وہ پہلے پاکستانی

تھے جنہیں 1979ء میں نوبیل انعام سے نوازا گیا۔ لیکن عین ممکن ہے کہ وہ آخری پاکستانی ہی ثابت ہوں اگر ہم باقی دنیا کے لئے ایک دہشت گرد قوم کے طور پر پہچانے جاتے رہے۔ ہماری اجتماعی نفسیات مروجہ نظریات کی سائنسی تحقیق کی نسبت زیادہ اہمیت دیتی ہے اور اگر بغرض محال ہم انفرادی طور پر دنیا کے سامنے کوئی غیر معمولی کارنامہ بھی کر دکھاتے ہیں تو دنیا ہم سے اتنی خوفزدہ ہے کہ ہمیں اس سے کسی پذیرائی کی امید نہیں رکھی چاہئے۔ ہم ڈاکٹر عبدالسلام کو اعزاز دینے سے گھبراتے ہیں کہ ہمارا آئین ”جس میں ہم نے ترمیم کے ذریعے ان کی جماعت کو غیر مسلم قرار دیا ہے“ اس کی اجازت نہیں دیتا۔ جب ڈاکٹر عبدالسلام نے 1996ء میں رحلت فرمائی وہ اسی سرزمین میں مدفون ہوئے جس کی قومیت کو وہ ترک کرنے کیلئے تیار نہ تھے۔ حالانکہ دوسری شہریت، جس میں انہیں زیادہ عزت مل سکتی تھی، کے لئے وہ تیار نہ ہوئے۔ چونکہ پاکستانی انتظامیہ کے لوگ ان کی نعش مبارک کو چھونے کے لئے تیار نہ تھے لہذا ان کی تدفین ربوہ میں ہوئی جو ان کی احمدیہ جماعت کا مرکز ہے اور جس کا نام تک ہم نے گوارا نہ کرتے ہوئے سرکاری اعلانیہ کے ذریعہ چناب گمر رکھ دیا۔ لیکن قصہ یہاں پر ہی ختم نہیں ہوتا۔ ان کے سپرد خاک کرنے کے بعد ضلع جھنگ کے ”پرہیزگار“ اور ”قانون“ کا احترام کرنے والی انتظامیہ کے لوگ چناب گمر پہنچے اس بات کا اطمینان کرنے کے لئے آیا جماعت احمدیہ نے تمام کارروائی آئین کے مطابق سرانجام دی ہے۔

آئین اس سلسلہ میں کیا کہتا ہے؟ آئین کے مطابق احمدی مسلمان نہیں۔ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہلانے کے مجاز نہیں ہیں اور نہ ہی کلمہ پڑھ سکتے ہیں اور نہ ہی اسلام کی کوئی اصطلاح استعمال کر سکتے ہیں آئین کی اصل ترمیم ذوالفقار علی بھٹو نے پاس کی جو کہ ایک روشن خیال جمہوریت پسند کہلاتا تھا۔ پھر اس کے بعد قانون کو مزید سخت بنانے کا سہرا جزل ضیاء الحق جیسے ”عظیم محبت وطن“ کے حصہ میں آتا ہے اس طرح ایک انتظامی سربراہ اور ایک فوجی حکمران دونوں نے ڈاکٹر عبدالسلام کے خلاف اس ساز باز میں برابر کا حصہ پایا۔

اس عظیم سائنسدان کی چناب گمر میں تدفین کے بعد کتبہ پر یہ الفاظ تحریر کئے گئے (عبدالسلام پہلے..... نوبیل انعام یافتہ سائنسدان)۔ یہ بتانے کی چنداں ضرورت نہیں کہ پولیس مجسٹریٹ کے ہمراہ پہنچی اور مسلم کال فونڈ مناد یا اور اب کتبہ پر یہ الفاظ ہیں۔ ”عبدالسلام پہلے نوبیل انعام یافتہ سائنسدان“ مجسٹریٹ اپنے اس فعل یا حرکت پر قطعاً تادم نہ ہوا۔ لیکن ڈاکٹر عبدالسلام کی قبر تو..... ثقافت کا ایک یادگار ورثہ ہے جو کہ پاکستان نے اپنے بانی قائد اعظم سے حاصل کیا لیکن قسمت کی ستم ظریفی نے پاکستان میں خوب اپنا رنگ دکھایا۔ مثال کے طور پر جھنگ شہر میں جہاں ڈاکٹر عبدالسلام ایک ہونہار بچے کے طور پر پروان چڑھے اور وہ سکول جنہیں

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی وقف عارضی کی مساعی

انہوں نے وظائف اور گرانٹ سے بھی نوازا تھا وہ اب فرقہ وارانہ نفرت کی تعلیم دیتے ہیں بجائے اس محبت کے جو روپیہ لیتے وقت ان کے دل میں تھی۔ اب صورتحال یہ ہے کہ احمدیہ جماعت ایک مستقل دباؤ کے تحت ہے اور ہر سرپرہے کو انہیں ایذا پہنچانے میں آزادی حاصل ہے۔

عبدالسلام 1926ء میں جھنگ شہر میں پیدا ہوئے۔ 17 سال کی عمر میں آپ نے میٹرک کا امتحان اعلیٰ ترین اعزاز کے ساتھ ریکارڈ قائم کرتے ہوئے پاس کیا۔ پورا شہر آپ کے استقبال کے لئے اُٹ آیا انہیں وظیفہ سے نوازا گیا اور 1946ء میں انہوں نے گورنمنٹ کالج لاہور سے M.A کا امتحان پاس کیا۔ ایک وظیفہ حاصل کر کے سینٹ جان کالج کیمبرج میں داخل ہوئے جہاں سے انہوں نے حساب اور طبیعیات میں فرسٹ کلاس فرسٹ رہ کر (B.A honou) کیا 1950ء میں فرسٹ میں ڈاکٹریٹ سے پہلے غیر معمولی کارکردگی کی بنا پر انہیں Smith Prize سے نوازا گیا۔ انہوں نے کیمبرج یونیورسٹی سے نظریاتی طبیعیات میں Ph.D کی۔ ان کی Ph.D کا مقالہ 1951ء میں شائع ہوا جو Quantum electro dynamics کی بنیادی تحقیق پر مشتمل تھا اور جس کی وجہ سے وہ پہلے ہی بین الاقوامی شہرت حاصل کر چکے تھے۔

1954ء میں ڈاکٹر عبدالسلام نے کیمبرج یونیورسٹی میں بطور لیکچرار کام شروع کیا۔ پاکستانی سیاستدانوں کی طرف سے انہیں (مسلمانوں کے مروجہ عقیدہ سے انحراف کی بنا پر) ”مرتد“ قرار دینے سے پہلے وہ پاکستان اٹاک انرجی کمیشن، سائنٹیفک کمیشن آف پاکستان کے رکن تھے اور صدر پاکستان کے 1961ء سے 1974ء تک چیف سائنٹیفک ایڈوائزر تھے۔ پاکستان کے خلائی تحقیق کے ادارے SUPARCO کی بنیاد بھی انہی کی مرہون منت ہے اور یہ قابل ذکر بات ہے کہ SUPARCO میں کام کرنے والے شیعہ حضرات کے گروپ کو فرقہ وارانہ دہشت گردوں نے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ ڈاکٹر سلام کی طرح بہت سے ہونہار شیعہ ڈاکٹرز کو ملک عجیب و غریب ناموافق پالیسی کی وجہ سے پاکستان چھوڑنا پڑا۔

ڈاکٹر عبدالسلام کو 1979ء میں فرسٹ میں نوبل انعام ملا۔ یہ جنرل ضیاء کے لئے انتہائی پریشان کن لمحہ تھا۔ جس نے کہ آئین کی اس دوسری ترمیم کا اضافہ کیا تھا جس میں احمدیوں کو تنگ کرنے کے احکامات احکامات تھے۔ اسے اس عظیم سائنسدان کا استقبال کرنا پڑا اور ٹی وی پر ان کے ساتھ آنا پڑا۔ چونکہ اسلامی حکومت کے مذہبی عناصر پہلے ہی شیخ پتھے لہذا انہیں ڈاکٹر سلام کی تقریر کے وہ حصے جس میں انہوں نے کلمہ اور دوسری اسلامی اصطلاحات کا ذکر کیا تھا حذف کرنا پڑے۔ یہ ڈاکٹر عبدالسلام کی خوش قسمتی تھی کہ ضیاء الحق کے ”مومنین“ میں سے کوئی ”مومن“ قانونی چارہ جوئی

1968ء میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ارشاد کے مطابق وقف عارضی کا عرصہ ڈنمارک میں گزارا۔ ان کے کام کی رپورٹ محترم سید کمال یوسف صاحب امام بیت نصرت جہاں کو پرن ہیگن کی طرف سے افضل 8 ستمبر 1968ء میں شائع ہوئی۔ اس کو دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے۔

کارروائی و قدرتم 4771 وقف عارضی

(17 جولائی 1968ء تا 27 جولائی 1968ء)
یہ عشرہ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے بیت نصرت جہاں جماعت احمدیہ ڈنمارک میں وقف عارضی کے منصوبہ کے مطابق گزارا۔ گزشتہ سال انہی دنوں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بصرہ العزیز بیت نصرت جہاں کے افتتاح کے سلسلہ میں یہاں قیام فرما ہوا کہ جماعت کے لئے غیر معمولی برکات کا موجب ہوئے۔ یہ حسن اتفاق خدا تعالیٰ کا احسان کے لئے عدالت میں نہ گیا وگرنہ یہ نوبیل انعام یافتہ سائنسدان چھ ماہ با مشقت کی سزا کا مستوجب ہوتا۔ اس کے بعد ڈاکٹر عبدالسلام بھارت گئے جہاں اُن کا پر جوش استقبال ہوا۔ وہ وہاں محض اپنے پرائمری سکول کے حساب کے استاد کو ملنے گئے جو اس وقت زندہ تھے۔ جب اُن کی ملاقات ہوئی تو ڈاکٹر عبدالسلام نے وہ میڈل اپنی گردن سے اتار کر اُن کو اُن کے لئے اُن کی گردن میں ڈال دیا۔

آئیے تھوڑی دیر کے لئے اس بات کا آہستگی سے ڈر کر ذکر کریں کہ چند سال پہلے پاکستانی حکومت نے ڈاکٹر عبدالسلام کا ایک یادگاری ٹکٹ جاری کیا تھا۔ لیکن ایسا نہ ہو کہ حکومت دباؤ میں آ کر اس کی اشاعت بند کر دے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ ان کے مادر علمی یعنی گورنمنٹ کالج لاہور میں جو کہ اب یونیورسٹی ہے ان کے لمبے عرصے کی مذہبی تنگ نظری کے بعد اپنے بعض شعبوں اور اکیڈمک سیشن کو ان کے نام منسوب کر دیا گیا ہے۔ لیکن پاکستان کو اپنے احساس جرم کا اعتراف کرنا ہوگا جو اُس نے اس عظیم سائنسدان کے ساتھ روا رکھا تھا۔..... کیا ہم آج ڈاکٹر عبدالسلام کی دسویں برسی کے موقع پر اس ناروا سلوک کی تلافی کے لئے کچھ کر سکتے ہیں تاکہ ترسائی روح کو تسکین پہنچائی جاسکے اور اس طرح اپنی صفائی کی جاسکے؟

(ڈبلی ٹائمز 22 نومبر 2006ء)

یہ تو وہ مساعی ہیں جو بیت نصرت جہاں میں ہوئیں۔ بیت سے باہر کی مصروفیات یہ ہیں۔ محترم چوہدری صاحب مکرئی نثار احمد خان صاحب نواحی، مکرئی ہانس صاحب جنہوں نے ابھی بیعت نہیں کی اور عبدالرحمن خان صاحب جو محض احمدی خاندان سے ہیں کے گھروں میں تشریف لے گئے اور دعوت الی اللہ فرمائی۔ مکر محمد ادریس خان صاحب بنگلہ نواحی (جو دعوت الی اللہ کا جوش رکھتے ہیں) نے الی نور انٹرنیشنل کالج میں محترم چوہدری صاحب کی تقریر ”دین میں انسانی حقوق کا تحفظ“ کے موضوع پر کرانے کا انتظام کیا۔ تقریر خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہی اور پریس میں بھی آئی۔

مکرئی شاکر حسین صاحب۔ مکرئی مبارک احمد صاحب، مکرئی ڈاکٹر عبدالباسط صاحب نے جمعہ کی شام کو آنحضرت کو الوداعی کھانا دیا۔

آخری روز ڈنمارک کے پادریوں اور عیسائیت کے طلباء کی ایک غیر معمولی کانفرنس میں جس میں ڈنمارک، ناروے، سویڈن اور دور دراز ممالک کے 500 عیسائی نمائندے شامل تھے محترم چوہدری صاحب نے تقریر فرمائی اور بتایا کہ دنیا کے موجودہ اخلاقی مذہبی اور روحانی مسائل کا واحد حل دین حق قبول کرنے میں ہے اس طرح ہمارے ملک کے مذہبی حلقوں کے ذمہ دار طبقہ تک دین کا پیغام پہنچ گیا۔ ریڈیو، ٹیلی ویژن اور اخبارات میں بھی اس کا ذکر آیا۔

سارا ہی عرصہ دعاؤں سے شغف رہا۔ سامعین کی علمی وسعت کے ساتھ ساتھ روحانی جلا کے سامان پیدا ہوتے رہے۔ اکثر دوستوں نے اپنے اندر بیداری اور روحانی ترقی محسوس کی۔ اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے محترم چوہدری صاحب موصوف کو جزائے خیر سے نوازے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تحریک وقف عارضی خدا تعالیٰ کے فضل سے روح کی پرورش جماعت کی تربیت و بیداری اور دعوت الی اللہ کے لئے یہاں بھی بہت مفید ثابت ہوئی۔

سچی لگن منزل تک پہنچا

دیتی ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

زبان سے دعویٰ کرنا کہ میں نجات پا گیا ہوں یا خدا تعالیٰ سے قوی رشتہ پیدا ہو گیا ہے۔ آسان ہے لیکن خدا تعالیٰ دیکھتا ہے کہ وہ کہاں تک ان تمام باتوں سے الگ ہو گیا ہے جن سے الگ ہونا ضروری ہے۔ یہ سچی بات ہے کہ جو ڈھونڈتا ہے وہ پالیتا ہے۔ سچے دل سے قدم رکھنے والے کامیاب ہوجاتے ہیں اور منزل مقصود تک پہنچ جاتے ہیں۔

(ملفوظات جلد اول ص 492)

نظر آتا ہے کہ ایک طرف تو حضور کے فدائی اور دین کے مخلص خادم محترم چوہدری صاحب موصوف پہلے واقف عارضی کی حیثیت سے یہاں تشریف لائے اور دوسری طرف یورپ کے نواحیوں میں سے پہلے سویڈش احمدی غلام احمد صاحب وقف عارضی کے فریضہ کے لئے انہی دنوں ایشیا کے ایک ملک میں تشریف لے گئے۔

جہاں تک محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو ذاتی طور پر اس سے فیض پہنچا اس کا ذکر انہوں نے اپنی رپورٹ میں فرمایا ہے جو افضل میں شائع ہو چکی ہے۔ جماعت احمدیہ سکندریہ نے نیویانے کس حد تک اس مبارک تحریک سے استفادہ کیا ہے اس کا ان سطور میں ذکر کیا جاتا ہے۔

عصر اور مغرب کی نماز کا درمیانی عرصہ سات بجے سے نو بجے تک (بجز ایک روز کے) روزانہ سوال و جواب کی مجلس ہوتی رہی جس میں چوہدری صاحب موصوف حاضرین کے سوالات کے جواب دیتے رہے جو حاضرین کی علمی وسعت اور روحانی تشفی کا موجب ہوئے۔

اس مجلس میں سکندریہ نیون احمدی بھائی اور بہنوں کے علاوہ مصری، شامی، لبنانی، ترکی، افغانی، پاکستانی بھائیوں کے علاوہ عیسائی اور ہندو بھی شامل ہوتے رہے۔ ظہر اور شام کے کھانے پر دین حق سے دلچسپی رکھنے والے دوستوں کو بلا دیا اور مکر چوہدری صاحب کو انہیں دعوت الی اللہ کا موقع ملتا رہا۔

اس بات کو بھی مد نظر رکھا گیا کہ زیادہ سے زیادہ دوست بیت کے لمحقر رہائی مکان میں قیام فرما کر نماز باجماعت (فجر کی نماز ان دنوں ساڑھے تین بجے ہوتی رہی) کے علاوہ آپ کی صحبت سے اپنے اپنے طرف اور توفیق کے مطابق فیض حاصل کر سکیں۔

آپ نے دو خطبات جمعہ دیئے جن میں جماعت کو ذمہ داریوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ غیر از جماعت کے لئے بھی یہ خطبات بہت دلچسپی کا موجب ہوئے۔ نمازوں میں ان ایام میں غیر معمولی طور پر زیادہ حاضری رہی۔

عیسائی پادریوں کا ایک وفد آپ سے تبادلہ خیالات کے لئے آیا۔ اس نے خصوصیت سے احمدیت میں خلافت کا مقام، بانی سلسلہ کی تفسیر قرآن کا مقام اور اسلامی ملکوں میں عیسائی اقلیتوں کے حقوق کے متعلق استفسارات کئے۔ وفد پر بہت ہی خوشگن اثر ہوا جس کا انہوں نے بعد میں خاکسار اور بعض اور دوستوں کے سامنے اظہار کیا۔

عرب ڈیش سوسائٹی کا ایک وفد بھی ملاقات کے لئے آیا ہے بتایا گیا کہ عرب مسائل کا حل یہی ہے کہ وہ حقیقی ایمان باللہ پیدا کریں۔

عیسائیوں کے واحد روزنامہ کے مدیر نے مکر چوہدری صاحب کا ایک خاص انٹرویو لیا جو نمایاں صفحہ پر شائع ہوا۔

خلافت کا رتبہ

دیکھئے معجزہ خلافت کا
مرگئے اپنی موت سب شداد
وقت کے جبر میں رہا موجود
چل رہی ہیں ہوائیں تیز مگر
ہر گھڑی ساتھ ہے وہی اس کے
ہم تو مرجائیں ایک لمحے میں
دلنشین، دلپذیر، دلآویز
صدقے جاییے وجود پر اس کے
نیچا ہے ہر مقام دانائی
قدر جس نے بھی کی خلافت کی

ناصر احمد سید

مبارک ہی سے جامعہ احمدیہ اور بورڈنگ کے حالات بہت بدل گئے ہیں۔ ماہوار وظیفہ -271 روپے کی جگہ ماہوار ہزار بارہ سو روپے ہو گیا ہے اور بورڈنگ میں ہر طرح کی سہولت کھانے پینے اور رہنے سہنے کی حاصل کی ہو گئی ہے اور اب تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت براہ راست جامعہ احمدیہ کی نگرانی فرما رہے ہیں اور طلباء کی جسمانی، علمی، ذہنی اور روحانی معیار کو بلند تر کرنے کے لئے ہدایات اور دعاؤں سے نوازا رہے ہیں۔ اللہ کرے کہ ہم سب حضور انور کی اعلیٰ توقعات کو پورا کرنے والے ہوں۔ آمین

☆.....☆.....☆

بائزنی سسٹم کیا ہے؟

بائزنی سسٹم یا جوڑے دار نظام۔ اعداد کا ایک نظام جو صرف دو ہندسے یعنی 0 اور 1 استعمال کرتا ہے۔ اعداد کو اعشاری نظام کے برعکس 10 کی پاورز کی بجائے 2 کی پاورز میں بیان کیا جاتا ہے۔ بائزنی نویشن میں 2 کو 3، 10 کو 4، 11 کو 5 اور 101 کو 101 لکھا جاتا ہے۔ کمپیوٹر بھی نظام استعمال کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ الیکٹرانک آلات دو سوچنگ پوزیشنوں (آن اور آف) کے لئے بائزنی نویشن سے ہی کام لیتے ہیں۔

کر کتاب لے کر بہشتی مقبرہ وغیرہ کی طرف نکل جاتا۔

نوافل و دعا کی رغبت

پھر نمازوں اور دعاؤں کا بھی خاصا شغف تھا۔ دو تہائی رات گزرنے کے بعد ایک آواز مجھے احمدیہ کی گلیوں میں سنائی دینی تھی کہ: چل رہی ہے نسیم رحمت کی جو دعا کیجئے قبول ہے آج یہ ہمارے سید محمد شریف صاحب درویش مرحوم تھے جو بلاناغہ تہجد سے قبل ملکہ احمدیہ میں گھوم پھر کر یہ شعر بلند آواز سے پڑھا کرتے تھے۔ جن سے نوافل کے دلدادہ اٹھ کھڑے ہوتے تھے۔

مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد اور مکرم مولانا محمد عمر صاحب وغیرہ تو خاکسار کے جامعہ میں داخل ہونے کے وقت فارغ التحصیل ہو چکے تھے۔ آگے مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز۔ مکرم مولوی عبدالحلیم صاحب۔ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مرحوم، مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر اور مکرم رفیق احمد صاحب مالاباری وغیرہ میرے ساتھی یا ایک دو سال پیچھے کی کلاسوں میں زیر تعلیم تھے۔ بڑا اچھا وقت گزارا اور نہایت حسین یادیں ہیں اس چھ سالہ دور کی۔ تفصیل کی گنجائش نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خلافت رابعہ کے عہد

محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ قادیان

جامعہ احمدیہ قادیان کی یادیں

درویش مرحوم ہیڈ ماسٹر اور بورڈنگ کے سپرنٹنڈنٹ اور مکرم مولوی عطاء اللہ خان صاحب درویش مرحوم ٹیوٹر ہوتے تھے اور مکرم مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری صاحب درویش مرحوم اور مکرم مولوی محمد یوسف صاحب درویش اور مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب درویش وغیرہ سینئر اساتذہ میں سے تھے۔ مکرم مولانا محمد ابراہیم صاحب قادیانی بڑے سختی ہونے کے ساتھ ساتھ بہت سخت بھی تھے۔ سکول کے اوقات کے بعد بھی طلباء کی حرکات و سکنات پر کڑی نظر رکھتے تھے۔ ایک عہدیدار ایک طالب علم کے گلے میں ہاتھ ڈال کر بات کر رہے تھے۔ موصوف پاس سے گزر رہے تھے اس عہدیدار کو ڈانٹ دیا کہ یہ طریق نامناسب ہے۔ بڑی کلاسوں کے سینئر طلباء بھی مولانا صاحب کے رعب سے کانپتے تھے۔ مگر ان کی بے لوث خدمات اور نہایت توجہ اور پوری محنت سے تدریس کو آج بھی یاد کرتے ہیں تو دل سے دعا نکلتی ہے۔ مکرم مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری مرحوم کا ایک الگ رنگ تھا وہ بھی عجیب واقف زندگی تھے دن رات علمی کاموں میں مصروف رہتے۔ مرحوم کے ساتھ جب کہ وہ جامعہ کے ہیڈ ماسٹر اور اخبار بدر کے مدیر تھے۔ خاکسار کو لمبا عرصہ جامعہ میں بطور استادا اور نائب مدیر خدمت کا موقع ملا۔ بڑی شفقت اور پُر حکمت طریق سے خاکسار کی تربیت فرمائی۔ اسی طرح دیگر اساتذہ بھی محبت اور شفقت سے پڑھانے والے تھے اور سب سے بڑھ کر یہ طلباء کے لئے دعائیں بھی کرنے والے تھے۔

ایک خاص بات یہ ہے کہ اس دور میں طلباء کے اندر علمی قابلیت بڑھانے کا جذبہ خوب تھا۔ جیسا کہ میں نے ابتداء میں عرض کیا ہے، منطق، فلسفہ، ادب عربی، صرف و نحو وغیرہ کی دقیق و ضخیم کتب ہوا کرتی تھیں لیکن علم کام کی کتب ہی شامل نصاب تھیں۔ خلافت ثالثہ کے دور میں نیا نصاب لاگو ہوا جس میں علم کلام کی کتب وغیرہ زائد کی گئیں۔ ہمارے دور میں طلباء نصاب کے علاوہ سلسلہ کی کتب کا کافی مطالعہ کرتے تھے۔ ایک دوسرے سے مسابقت کی روح بھی بہت تھی۔ امتحانات کے قریب تو رات رات بھر کمروں کی لائیں جلتی رہتی تھیں۔ بعض طلباء جو پڑھتے رہتے تھے ان کی یہ ڈیوٹی تھی کہ جب وہ سونے لگیں تو دوسرے ساتھیوں کو جگا دیا کریں۔ بعض اوقات مقابلہ کے ساتھیوں کو پیچھے کرنے کی غرض سے یہ بھی ترکیب کی جاتی تھی کہ نماز فجر کے بعد آ کر رضائی اوڑھ کر لیٹ جاتے اور دوسرا ساتھی یہ دیکھ کر میرا مقابل تو سو گیا ہے چلو میں بھی آرام کر لوں، سو جاتا۔ تب پہلا ساتھی جو بناوٹی طور پر سو یا پڑا تھا چپکے سے اٹھ

ماہ جون 1962ء میں خاکسار حیدر آباد سے قادیان پہنچا اور جامعہ احمدیہ کی پہلی کلاس میں داخل ہوا۔ اس زمانہ میں ہر وظیفہ خوار طالب علم کو یہ معاہدہ کرنا ہوتا تھا کہ وہ تعلیم سے فراغت کے بعد کم از کم دس سال تک سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کرنے کا پابند ہو گا بصورت دیگر وظیفہ واپس کرنا ہو گا۔ خلافت رابعہ کے دور میں یہ شرط ختم کر کے یہ پابندی عائد کی گئی کہ کسی معاہدہ کی ضرورت نہیں آئندہ زندگی وقف کرنے والا ہی جامعہ احمدیہ میں داخل ہو سکے گا۔ چنانچہ آج تک اسی کے مطابق عمل ہو رہا ہے۔

چھ سال کا نصاب تھا اور آخر میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کرنا ہوتا تھا جس میں تفسیر القرآن۔ منطق۔ فلسفہ اور فقہ اور ادب عربی کی نہایت دقیق اور ضخیم کتب ہوا کرتی تھیں اور یہ امتحان بھی پنجاب کی ماہ جون کی گرمیوں میں ہوا کرتا تھا۔ پڑھ پڑھ کر ہمارا برا حال ہوتا تھا۔ لنگر خانہ سے دو وقت کھانا ملتا تھا۔ جس میں صبح کے وقت روٹی اور دال اور شام کے وقت روٹی اور کوئی ساکن صبح کے وقت جو روٹی دال ملتی تھی، اسی میں سے دوپہر کے لئے کچھ بچا کر رکھ لیتے تھے۔ قادیان وارد ہونے کے چند دن بعد شام کا کھانا لے کر خوش خوش آیا کہ آج تو شور بے میں ملنا ہوا انڈیا پڑا ہے۔ منہ میں ڈالا تو سخت کڑوا۔ کیونکہ وہ انڈیا نہیں بلکہ کریل تھا۔

ماہوار -271 روپے وظیفہ ملا کرتا تھا۔ جس میں سے 20/22 روپے تو کھانے کا بل آ جاتا تھا باقی پانچ سات روپے، چائے، دودھ صابن وغیرہ دیگر متفرق ضروریات کے لئے بچتے تھے۔ مگر اس قلیل گزارے میں بھی بڑی برکت تھی۔ بورڈنگ کے طلباء پرائیویٹ طور پر سوچی کا حلہ وغیرہ مل بمل کر بناتے رہتے۔ بورڈنگ اور سکول کے کمرے کچے ہوتے تھے۔ بجلی تو تھی لیکن پچکے نہیں تھے صرف چند بلب تھے۔ اللہ بھلا کرے ایک مختیر دوست مکرم سید محمد صدیق صاحب بانی مرحوم آف کلکتہ کا جنہوں نے بورڈنگ میں پچکے اور ٹیوب لائٹس لگوائیں۔ انجمن کا بجٹ اس زمانہ میں بہت محدود تھا۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ خاکسار جب 1968ء میں جامعہ احمدیہ سے فارغ ہو کر جامعہ ہی میں بطور استادا مقرر ہوا تو پہلے سال ماہوار تنخواہ -70/1 روپے ملا کرتی تھی۔ دوسرے سال -100/1 روپے ہوئی۔ یہ تو ہوا تصویر کا ایک رخ۔

تعلیم و تربیت کے نرالے انداز

اب دوسرا رخ بھی ملاحظہ فرمائیے تعلیم و تربیت کا۔ اس وقت مکرم مولانا محمد ابراہیم صاحب قادیانی

برقی آلات کے صحیح استعمال سے بجلی بچائیے

سنکھے

انسان سمیت تمام جاندار حرارت پیدا کرتے ہیں۔ یہ حرارت گرم ہوا کے "پینکوں" کی صورت انسان کے ارد گرد جمع ہوتی رہتی ہے۔ سردیوں میں تو یہ گرم ہوا انسان کو سردی سے محفوظ رکھتی ہے لیکن گرمیوں میں اسے گرمی کا احساس دلاتی ہے۔ جب پکھا چلتا ہے تو وہ بھی گرم ہوا اڑا دیتا ہے۔ یوں پھر ہم فرحت محسوس کرتے ہیں۔ گویا پکھے کی ہوا سرد نہیں ہوتی بلکہ وہ ہماری حرارت دور کر کے ہمیں خوشگوار احساس دلاتا ہے۔ اسی عمل سے گرم کھانا پھونک مارنے پر ٹھنڈا ہوتا ہے۔ ہماری پھونک سرد نہیں ہوتی بلکہ وہ کھانے کی حرارت کو منتشر کر دیتی ہے۔

پکھا عام طور پر چلنے ہوئے زیادہ بجلی نہیں کھاتا مگر وہ دن کے بیشتر عرصے پوری رفتار سے چلے تو ظاہر ہے بجلی کا بل بڑھ جاتا ہے۔ سنکھے اور کولر میں زیادہ فرق نہیں، تاہم کولر پانی بھی کثیر مقدار میں خرچ کرتا ہے۔

یہ یقینی بنائیے کہ سنکھے کے بلڈ صحیح لگے ہیں اور ہوا نیچے یا سامنے پھینک رہے ہیں۔ اگر ہوا چھت کی طرف جائے، تو پکھا وہاں کی گرم ہوا نیچے پھینک کر کمرے میں مزید گرمی پیدا کر دیتا ہے۔ یہ بھی یاد رکھنے کہ سوتے ہوئے کمرے کی کھڑکیاں کھول دیجئے تاکہ زیادہ اور نسبتاً ٹھنڈی ہوا اندر آسکے۔ تاہم صبح سورج نکلنے کے بعد بند کر دیجئے۔

کمپیوٹر

آج کل گھروں اور دفاتر میں کمپیوٹر (مائیکرو، پرنٹر وغیرہ) بھی عام ہونے لگے ہیں۔ ان کا غیر ضروری استعمال بھی بجلی کا بل بڑھا دیتا ہے۔ یہ ضروری بنائیے کہ اگر آپ کے کمپیوٹر میں "پاور مینجمنٹ" کا نظام ہے، تو اسے آن کر دیں۔ نیز سکرین سیورر چلانے کی بجائے یہ نظام چھینے کہ کمپیوٹر استعمال میں نہ ہونے کی صورت میں ایک منٹ بعد بند ہو جائے۔

واشنگ مشین

کپڑے دھونے کے لئے اب اکثر گھروں میں واشنگ مشین استعمال ہوتی ہے۔ اس کا صحیح استعمال بھی بجلی بچا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر کم کپڑے ڈال کر کبھی مشین نہ چلائیے بلکہ ٹب کو مناسب حد تک بھر دیں یوں کم بار چلانے سے سارے کپڑے دھل جائیں گے۔ موسم اجازت دے تو باہر کپڑے دھوئیے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ جس مشین کا دروازہ سائیڈ پر ہوتا ہے وہ بجلی کی بچت کے سلسلے میں زیادہ بہتر ہے۔

اگر خاتون خانہ کم کپڑے دھونے کا منصوبہ رکھتی

ہیں تو وہ مشین میں پانی کم رکھیں، اس طرح کپڑے بچو بچھلتے ہیں۔ یہ عمل خصوصاً اس وقت مفید ہے جب پانی کی کمی ہو۔

کئی گھرانوں میں کپڑے خشک کرنے کے لئے ڈرائر موجود ہیں۔ یہ مشین آلہ بھی بہت بجلی کھاتا ہے۔ لہذا اس کے استعمال میں احتیاط برتیں۔ بہتر ہے کہ اسے اسی وقت استعمال کیا جائے جب بارش ہو۔ عام حالات میں کپڑے دھوپ میں سکھائیے۔ ویسے بھی مشینی طور پر سکھانا کپڑوں کی عمر کم کر دیتا ہے۔

مائیکرو ویو اوون

پاکستان میں برقی چولہے تو عام نہیں مگر مائیکرو ویو اوون کا استعمال لاکھوں گھروں میں ہونے لگا ہے۔ ان دونوں برقی اشیاء کے مابین بڑا فرق یہ ہے کہ مائیکرو ویو اوون برقی چولہے کی نسبت 50 فیصد تک کم بجلی کھاتا ہے لہذا بجلی کے اس بحران میں برقی چولہوں کا استعمال کسی بھی طرح ملک و قوم کے لئے سود مند نہیں۔ ترقی یافتہ ممالک میں تو اب لائٹ ویو اوون کا استعمال عام ہو گیا ہے۔ ان اوونوں میں ٹنکسٹن/ہالوجن لیپ لگے ہوتے ہیں۔ یہ لیپ غذا کے اندرون کو بیرون کو اپنی لہروں کے ذریعے جلد پکا دیتے ہیں اور یوں بجلی و وقت کی بچت کرتے ہیں۔

انسولیشن

گھروں کی چھتوں اور دیواروں پر انسولیشن کرانا بھی سورج کی حدت اور سردی سے بچنے کا پانچواں سہل طریقہ ہے۔ موسم گرما میں یوں اے سی کو کمر ٹھنڈا کرنے کے لئے کم زور لگانا پڑتا ہے۔ کیونکہ دیواریں زیادہ گرم نہیں ہوتیں۔ دوسری طرف موسم گرما میں ہیٹر جلد کمرے کو گرم کر دیتا ہے۔ غرض جو حضرات نئے گھر تعمیر کر رہے ہیں، وہ چھتوں اور ان دیواروں پر خصوصاً انسولیشن کرائیں جن پر دھوپ براہ راست پڑتی ہے۔ ایک اندازے کے مطابق اس طرح 30 تا 50 فیصد توانائی بچ سکتی ہے۔

مزید برآں گھروں پر ہلکے رنگ کا روغن کرائیے۔ سائنسی تحقیق کی رو سے گہرے رنگ ہلکے رنگوں کی نسبت اے سی کا بل 20 فیصد تک بڑھا دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ گھر میں مناسب جگہ درخت لگائیے۔ وہ بھی گھر کا درجہ حرارت کم کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

کھڑکیاں اور دروازے

کمرے کی ٹھنڈک یا حرارت عام طور پر کھڑکیوں

اور دروازوں کی غیر ضروری درزوں سے غائب ہوتی ہے۔ گرمیوں میں کھڑکیوں اور دروازوں پر چکیں ڈالیں جو کمرے کی ٹھنڈک فرار نہیں ہونے دیتیں، نیز باہر کی حرارت اندر نہیں آپاتی۔ کھڑکیوں، دروازوں اور دیواروں کے تمام غیر ضروری سوراخ بند کر دیجئے ورنہ اے سی (اور ہیٹر) کو زیادہ مشقت کرنا پڑے گی۔ اور یوں بجلی کا بل بھی زیادہ آئے گا۔ گرمیوں میں دھوپ براہ راست کمرے میں نہ آنے دیں کیونکہ وہ 10 تا 20 ڈگری درجہ حرارت بڑھا دیتی ہے۔

سٹینڈ بائی

ہمارے گھروں میں ایسے کچھ برقی آلات ہوتے ہیں جنہیں "سٹینڈ بائی" حالت میں رکھ کر یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ بجلی استعمال نہیں کر رہے۔ یہ ایک بڑا مغالطہ ہے۔ درحقیقت وہ چپکے چپکے اچھی خاصی بجلی استعمال کرتے ہیں اور جب ایک سال کی اس بجلی کو جمع کیا جائے تو وہ ہزاروں روپوں کی بن جاتی ہے۔ لہذا بجلی کے اس بحران دور میں اب کسی برقی آلے کو سٹینڈ بائی موڈ میں نہ رکھئے۔ ایسے آلات میں ٹی وی، پرنٹر، اے سی، کمپیوٹر، ڈی ڈی ڈی پلیئر اور گھڑیاں نمایاں ہیں۔ کئی لوگ کمپیوٹر اس وجہ سے بند نہیں کرتے کہ دوبارہ چلانے سے وقت ضائع ہوگا۔ تاہم آپ ایک گھنٹے کے لئے اٹھ رہے ہیں تو لازماً کمپیوٹر بند کر دیں اور مائیکرو ویو اوون بھی۔

ہاتھ استعمال کریں

کئی خواتین و حضرات چھوٹے چھوٹے کاموں کے لئے بھی برقی آلات استعمال کرتے ہیں۔ یوں ایک تو بجلی کا بل بڑھتا ہے، دوسرے انسان محنت مشقت کا عادی نہیں رہتا۔ تیسرے وہ فطرت سے دور ہو جاتا ہے۔ فطرت نے ہاتھ پاؤں کام کرنے کے لئے ہی دیئے ہیں، ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیے اور مصنوعی زندگی سے بچھا چھڑائیے۔

بڑے سٹور کیسے بجلی بچائیں

شہروں میں بڑے بڑے سٹور یا پرچون کی دکانیں عام ہو گئی ہیں۔ ذیل میں وہ اقدامات دیئے جا رہے ہیں جن سے سٹوروں، بڑی دکانوں اور شاپنگ پلازہ کے مالکان بجلی بچا سکتے ہیں۔ یوں ملک و قوم اور ان کی جیب دونوں کو فائدہ ہوگا۔

☆ جب کاروباری سرگرمیاں بند یا ہلکی ہوں تو اے سی مت چلائیں یا انہیں بہت ہلکا کر دیں۔

☆ سٹور بند کرنے سے ایک آدھ گھنٹہ قبل اے سی بند کر دیں۔

☆ بلب اور ٹیوب لائٹس سوچ سمجھ کر جلائیں، غیر ضروری بتیاں جلانے سے پرہیز کریں۔

☆ بجلی کم استعمال کرنے والے بلب استعمال کریں۔ روزانہ بلبوں کی صفائی کرائیں تاکہ وہ گرد و غبار سے پاک رہیں۔

تعلیم ایک بڑا نشان ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

میرے نزدیک اشاعت مذہب کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ وہ مذہب اپنی خوبیوں اور حسن کی وجہ سے خود ہی روح کے اندر چلا جاوے اور اس کے لئے بیرونی کوشش کرنی نہ پڑے۔ مثلاً بعض چیزیں ایسی ہیں کہ وہ اپنی روشنی کی وجہ سے خود بخود نظر آتی ہیں۔ جیسے سورج، چاند، ستارے وغیرہ اور ایک وہ چیزیں ہیں جو ان روشنیوں کے بغیر نظر ہی نہیں آ سکتی ہیں۔ مثلاً چاند پرند وغیرہ کو ہم نہیں دیکھ سکتے، جب تک روشنی نہ آوے۔ پس سچا مذہب اپنی روشنی اور حقیقت و صداقت کے نور سے خود بخود شناخت ہو کر روجوں میں اترتا جاتا ہے اور دلوں کو اپنی طرف کھینچتا جاتا ہے۔ اسی لئے میں نے کہا تھا کہ تعلیم ایک بڑا نشان ہے۔ جس مذہب کے ساتھ تعلیم کا نشان نہیں ہوتا۔ اس کے دوسرے نشان فائدہ پہنچا نہیں سکتے۔ آسمانی تعلیم اپنے اندر ایک روشنی اور نور رکھتی ہے۔ وہ انسانی طریقوں سے بالاتر ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص 491)

☆ سنور بند کرتے ہوئے تمام برقی آلات بند کر دیں۔

نجی و سرکاری دفاتر

☆ دن کے وقت فطری روشنی سے بھر پور فائدہ اٹھائیں تاکہ غیر ضروری بلب نہ جلانا پڑیں۔ بلب بھی ازجری سیور ہونے چاہئیں۔

☆ اے سی اندھا دھند استعمال نہ کریں۔ آدھ ایک گھنٹہ کمرے سے باہر رہنا ہو تو بند کر دیں۔ نیز تمام روشنیاں بھی بجھادیں۔

☆ برقی آلات مثلاً کمپیوٹر کی عمر بڑھانے کے لئے اے سی چلائے رکھنا بے فائدہ ہے۔ وجہ یہ ہے کہ بجلی کی لاگت بچت سے کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔

ہوٹل اور ریسٹوران

☆ چاق و چوبند عملہ رکھیں جو باقاعدگی سے کمروں کا جائزہ لے اور یہ دیکھے کہ کہیں کوئی اے سی اور بتیاں بے فائدہ تو نہیں چل رہیں، کوئی برقی آلہ تو نہیں چل رہا۔ اس طریقے سے بجلی فضول ضائع ہونے کو روکا جا سکتا ہے۔

☆ گاہکوں کو راغب کرنے کے لئے غیر ضروری طور پر بتیاں استعمال نہ کریں۔ گاہک اچھے کھانوں کے باعث بار بار آتا ہے، وہ ظاہری چکا چوند سے عموماً متاثر نہیں ہوتا۔ نیز ازجری سیور بلب اپنائیں۔ عوامی مقامات پر اگر لوگ کم ہیں، تو اے سی ہلکا کر کے بجلی (اور بل) کی بچت کریں۔

☆ رات کو تمام غیر ضروری برقی آلات بند کر دیں۔ (ایکپرسس سیشن 4 مئی 2008ء)

جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ آنہ محمود۔ گواہ شد نمبر 1 خلیل احمد بشر۔ گواہ شد نمبر 12 احمد باجوہ

مسئل نمبر 89508 میں خالد محمود باجوہ

ولد چوہدری بہر محمود باجوہ قوم جٹ پیشہ ڈرائیور عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بٹانگی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 07-12-15 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان رہوے ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) مکان واقع کینیڈا مالتی -/600000C جو بینک قسطوں پر لی گئی ہے (2) 1) عدگڈاڑی اندازاً مالتی -/200000C جو بینک قسطوں پر لی گئی ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/25000C ماہوار بصورت ڈرائیونگ مل رہے ہیں۔ میں تازہ تازہ اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ خالد محمود باجوہ۔ گواہ شد نمبر 1 خلیل احمد بشر۔ گواہ شد نمبر 2 لیتیق نصیر احمد

مسئل نمبر 89509 میں بشری باجوہ

زوجہ خالد محمود باجوہ قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بٹانگی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 07-12-15 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان رہوے ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر بزمہ خاوند -/5000C (2) طلائی زیور بوزن 25 تولے مالتی -/60000C اس وقت مجھے مبلغ -/700C ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازہ تازہ اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ بشری باجوہ۔ گواہ شد نمبر 1 خلیل احمد بشر۔ گواہ شد نمبر 2 خالد محمود باجوہ

مسئل نمبر 89510 میں

Taha Rahim Bajwa
ولد Rahim ullah Bajwa قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بٹانگی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-01-26 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان رہوے ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) زمین برقعہ 1 ایکڑ واقع چک نمبر 55/2L کا ڈھائی مالتی -/3000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100C ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/4000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازہ تازہ اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازہ تازہ حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان رہوے کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Taha Bajwa گواہ شد نمبر 1 خلیل احمد بشر۔ گواہ شد نمبر 12 احمد باجوہ

مسئل نمبر 89511 میں رمیز انعامی شرما

ولد عبدالحمید شرما قوم شرمپا پیشہ ڈاکٹر عمر 47 سال بیعت پیدائشی

احمدی ساکن کینیڈا بٹانگی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-01-26 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان رہوے ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) مکان برقعہ 6200 مربع فٹ واقع کینیڈا کا حصہ مالتی -/300000C (2) عدگڈاڑی اندازاً مالتی -/40000C اس وقت مجھے مبلغ -/4000C ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازہ تازہ اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ رمیز انعامی گواہ شد نمبر 1 خلیل احمد بشر۔ گواہ شد نمبر 12 احمد باجوہ

مسئل نمبر 89512 میں خالد عمر چوہدری

ولد چوہدری عصمت اللہ قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بٹانگی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-01-01 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان رہوے ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) مکان برقعہ 1906 مربع فٹ واقع کینیڈا مالتی -/280000C (2) بیٹنگی ادائیگی -/27000C بقا واجب الادا بینک قرض ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000C ماہوار بصورت کار و بار مل رہے ہیں۔ میں تازہ تازہ اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ خالد عمر چوہدری۔ گواہ شد نمبر 1 محمد نواز ناجی۔ گواہ شد نمبر 2 عصمت اللہ چوہدری

مسئل نمبر 89513 میں نعیمہ منور

زوجہ خالد عمر چوہدری قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بٹانگی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-01-16 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان رہوے ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 812 گرام اندازاً مالتی -/21000C (2) حق مہر وصول شدہ بصورت درج بالا زیور۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150C ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازہ تازہ اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ نعیمہ منور۔ گواہ شد نمبر 1 خالد عمر چوہدری۔ گواہ شد نمبر 2 محمد نواز ناجی

مسئل نمبر 89514 میں عاصمہ کرن

زوجہ رفیق احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بٹانگی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-01-17 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان رہوے ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر بزمہ خاوند -/400000 روپے (2) طلائی زیور بوزن 20 تولے مالتی -/4500C اس وقت مجھے مبلغ -/300C ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازہ تازہ اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔

اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عاصمہ کرن۔ گواہ شد نمبر 1 خلیل احمد بشر۔ گواہ شد نمبر 2 رفیق احمد

مسئل نمبر 89515 میں سارہ سحر

زوجہ چوہدری لیتیق نصیر احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بٹانگی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-01-12 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان رہوے ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر وصول شدہ -/10000C (2) طلائی زیور بوزن 10 تولے مالتی -/2000C اس وقت مجھے مبلغ -/300C ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازہ تازہ اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ سارہ سحر۔ گواہ شد نمبر 1 خلیل احمد بشر۔ گواہ شد نمبر 2 لیتیق نصیر احمد

مسئل نمبر 89516 میں لیتیق نصیر احمد

ولد چوہدری غلام قادر قوم جٹ پیشہ ٹیکسی ڈرائیور عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بٹانگی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-01-21 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان رہوے ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) رہائشی مکان مالتی -/300000C جو بینک قرض سے لیا گیا ہے۔ (2) ٹیکسی میں 1/2 حصہ مالتی -/150000 ڈالر۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000C ماہوار بصورت ڈرائیوٹل مل رہے ہیں۔ میں تازہ تازہ اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ لیتیق نصیر احمد۔ گواہ شد نمبر 1 خلیل احمد بشر۔ گواہ شد نمبر 12 احمد باجوہ

مسئل نمبر 89517 میں صباحت علی راجپوت

ولد لیاقت علی راجپوت قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بٹانگی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-01-23 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان رہوے ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/700C ماہوار بصورت جیب خرچ + پارٹ ٹائم جاب مل رہے ہیں۔ میں تازہ تازہ اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ صباحت علی راجپوت۔ گواہ شد نمبر 1 مشتاق احمد شائق۔ گواہ شد نمبر 2 فیض احمد ظفر

مسئل نمبر 89518 میں شہزاد قیصر

ولد رانا محمد سلیم قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شرق وسط بٹانگی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-01-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان رہوے ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) بینک قرض -/3000DR اس وقت مجھے مبلغ -/900DR ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازہ تازہ اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر

انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ شہزاد قیصر۔ گواہ شد نمبر 1 عطاء المنان۔ گواہ شد نمبر 2 میاں نیاز احمد

مسئل نمبر 89519 میں راشد امین

ولد محمد امین قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اٹلی بٹانگی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-04-25 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان رہوے ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/12000 پورو ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازہ تازہ اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ راشد امین۔ گواہ شد نمبر 1 رانا ناصر احمد۔ گواہ شد نمبر 2 یوسف داؤد

مسئل نمبر 89520 میں

Omar Sakwa Amariat
ولد Nashon Amariat قوم پیشہ کارکن عمر 38 سال بیعت 1991ء ساکن کینیڈا بٹانگی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-03-03 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان رہوے ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) 1/2 ایکڑ اراضی مالتی -/400000KSH (2) مکان مالتی -/50000KSH (3) موٹی مالتی -/60000KSH اس وقت مجھے مبلغ -/5200KSH ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/2400KSH سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازہ تازہ اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازہ تازہ حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان رہوے کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Omar Sakwa Amariat۔ گواہ شد نمبر 1 Shabbir Ali۔ گواہ شد نمبر 2 محمد احمد عدنان ہاشمی

مسئل نمبر 89521 میں

Ramadhan Onyango Obonyo
ولد Saidi Obonyo قوم پیشہ کارکن عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بٹانگی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-06-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان رہوے ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5200KSH ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازہ تازہ اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ramadhan Onyango۔ گواہ شد نمبر 1 Shabbir Ali۔ گواہ شد نمبر 2 محمد احمد عدنان ہاشمی

مسئل نمبر 89522 میں

Shabbir Ali Wanzetse
ولد Ali Wanzetse قوم پیشہ کارکن عمر 41 سال

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

صدقے کا ثواب

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ کس صدقے کا زیادہ ثواب ملے گا۔ آپ نے فرمایا جب تو تدرستی کی حالت میں مال کی خواہش ہوتے ہوئے محتاجی سے ڈر کر مال داری کی طمع رکھ کر خیرات کرے اور اتنی دیر مت کر کہ جان حلق میں آن پھینچے اس وقت تو کہے کہ فلاں کو اتنا دینا فلاں کو اتنا حالانکہ اب تو وہ کسی اور کا ہو ہی چکا۔ (بخاری)

فضل عمر ہسپتال جماعت کا خدمت خلق کا ادارہ ہے۔ براہ مہربانی اپنی رقوم مدد امداد نادار مریضان اور مد ڈیپنٹس میں جمع کروا کر ثواب دارین حاصل کریں۔ (ایڈمنسٹریٹو فیصل عمر ہسپتال ربوہ)

ولادت

مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب صرف صدر جماعت احمدیہ ڈسٹرکٹ ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔ مکرم ناصر احمد صاحب پبول ایڈووکیٹ آف ریو کے حال نوٹری پبلک پکبری ڈسٹرکٹ ضلع سیالکوٹ کے بیٹے مکرم ڈاکٹر شعیب عمر صاحب اور بہو مکرم ڈاکٹر عارفہ احمد صاحبہ حال مانچسٹر U.K کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ 16 اگست 2008ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام ازراہ شفقت صہیب ناصر عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم شیخ افتخار احمد صاحب مانچسٹر ہڈر فیلڈ U.K کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، خادم دین، خوش نصیب، باعمر اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم محمود احمد ناصر صاحب بابت ترکہ

مکرم خان محمد صاحب)

مکرم محمود احمد ناصر صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم خان محمد صاحب کے نام قطعہ نمبر 12/14 گول بازار ربوہ برقبہ 10 مرلے منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ خاکسار محمود احمد ناصر اور مکرم مقبول احمد گوندل صاحب کے نام مخصص پانچ پانچ مرلے منتقل کر دیا جائے دیگر ورثاء کو اعتراض نہ ہے۔

جلد و رثاء کی تفصیل

1- مکرم رسول بی بی صاحبہ (اہلیہ)

2- مکرم بشری حمید صاحبہ (بیٹی)

3- مکرم محمد احمد بشر صاحب (بیٹا)

4- مکرم بشرہ خلیل صاحبہ (بیٹی)

5- مکرم مبارک شہزاد صاحبہ (بیٹی)

6- مکرم محمود احمد ناصر صاحب (بیٹا)

7- مکرم مقبول احمد گوندل صاحب (بیٹا)

8- مکرم منظور احمد طاہر گوندل صاحب (بیٹا)

9- مکرم منزل احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر بذکو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

نکاح و رخصتی

مکرم مرزا حفیظ الرحمن صاحب سیکرٹری مال حلقہ محمود آباد کراچی تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ عابدہ بشری صاحبہ کے نکاح کا اعلان مورخہ 20 جولائی 2008ء کو بعد نماز عصر بیت الذکر دارالنصر شرقی ربوہ میں مکرم محمد نسیم انور صاحب مرئی سلسلہ نے مکرم اکرام الہی صاحب ولد مکرم چوہدری نور الہی صاحب بڑی کے ساتھ مبلغ چار ہزار یورو حق مہر پر کیا۔ مورخہ 20 اگست 2008ء کو تقریب رخصتی الرفیع بینک ٹاؤن ہال فیکٹری ایریا ربوہ میں منعقد ہوئی۔ مکرم نصیب احمد صاحب صدر محلہ نے دعا کرائی دعوت ولیمہ مورخہ 21 اگست 2008ء کو الرفیع ہال میں ہی ہوئی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جائزین کیلئے مبارک کرے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم عبدالمنان کوثر صاحب پبلشر و مینیجر

ماہنامہ انصار اللہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ ولایت بیگم صاحبہ کے دل کا بائی پاس آپریشن کامیابی سے مورخہ 6 نومبر 2008ء کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں ہوا ہے۔

I.C.U میں داخل ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضلوں سے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ آمین

محترمہ مسعودہ کلین صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور شالیماں ہسپتال میں داخل ہیں کمزوری بے حد ہو گئی ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب

رفیق حضرت مسیح موعود

حضرت چودھری سلطان علی صاحب۔ کھوکھر غریبی ضلع گجرات

آپ کے والد محترم ملک احمد خان صاحب نے 3 اگست 1947ء کو ہجر 120 سال وفات پائی اور آپ کی والدہ محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ نے تقریباً 49-1948ء میں وفات پائی موصوفہ موصیہ تھیں دفن تو گاؤں میں ہی ہوئیں لیکن یادگاری کتبہ بہشتی مقبرہ ربوہ میں لگا ہوا ہے۔

اسی طرح آپ بھی گوکہ مضبوط جسم اور اچھی صحت رکھنے والے تھے لیکن آخری عمر میں دل کے عارضہ میں مبتلا ہو گئے اور مورخہ 13 نومبر 1960ء بروز اتوار 85 سال کی عمر میں سول ہسپتال گجرات میں وفات پائی، آپ کی وفات پر مکرم محمد صدیق صاحب سیکرٹری مال کھوکھر غریبی نے لکھا: ”مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے، نیک، راست باز اور حضرت مسیح موعود کے (رفقاء) میں شامل تھے اور احمدیت کے بڑے شیدائی تھے، حضرت مسیح موعود اور حضرت خلیفہ ثانی کے ساتھ والہانہ محبت تھی اور آپ کے ذریعہ ہی کھوکھر غریبی میں احمدیت کا پودا لگا تھا اور آپ ساری عمر اسی پودے کی آب پاشی میں کوشاں رہے، اپنے پیچھے چھ لڑکے اور چھ لڑکیاں چھوڑی ہیں..... مرحوم نے اپنے علاقے میں نہایت بارسوخ اور بااخلاق انسان مشہور تھے۔“

(افضل 24 نومبر 1960ء صفحہ 6)

حضرت چودھری سلطان علی صاحب کھوکھر ولد ملک احمد خان صاحب ضلع گجرات کے گاؤں کھوکھر غریبی کے رہنے والے تھے، آپ تقریباً 1875ء میں پیدا ہوئے گاؤں کے نمبردار تھے بعد میں زلیدار بنے۔ 1902ء میں حضرت مسیح موعود کی بیعت کی توفیق پائی اور ساری زندگی احمدیت کی پرچار میں کوشاں رہے۔ قادیان حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہونے کی مختصر روداد بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

ہم قادیان گئے میرے ماموں ملک برکت علی صاحب امیر جماعت گجرات بھی ساتھ تھے، محمد خان ساکن دیہہ بھی ساتھ تھے وہاں سے حضور اور ہم سیر کے لیے نکلے جہاں آج کل ہائی سکول ہے وہاں جا کر حضور نے بتلایا کہ..... اس جگہ سکول ہوگا، اس جگہ (بیت) ہوگی پھر بڑے درخت کے نیچے آکر فرمایا ابھی مجھے چلتے چلتے ہوئے الہام ہوا ہے (مجھے وہ الہام یاد نہیں) ہم نے ایک کنبل نیچے بچھا دیا اور پانی دوستوں نے حلقہ بنا لیا۔

(الحکم 14 جولائی 1935ء صفحہ 3 کالم 1) 7 مارچ 1907ء کو حضرت مسیح موعود کو الہام ہوا چچیس دن۔ یا یہ کہ چچیس دن تک۔ اور یہ الہام اخبار بدر مورخہ 14 مارچ 1907ء میں چھپا اور پیشگوئی اس طرح پوری ہوئی کہ 31 مارچ کو قریباً 3 بجے دوپہر شہاب ثاقب ٹوٹا جو ملک کے طول و عرض میں دیکھا گیا حضور نے اپنے اس الہام اور نشان کا ذکر اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں کیا ہے اور ساتھ ہی حضور نے بعض رفقاء کے خطوط بھی بطور تصدیق درج کیے ہیں جنہوں نے یہ نشان اپنی آنکھوں سے دیکھا، آپ نے بھی حضرت اقدس کی خدمت میں اس نشان کے پورے ہونے کی گواہی دیتے ہوئے مبارک باد کا عریضہ لکھا:

(23) یکم اپریل 1907ء سلطان علی نمبردار۔ کھوکھر ضلع گجرات ۳۱ مارچ کو نہایت ہولناک نظارہ آگ کا آسمان پر دیکھا گیا، سبحان اللہ کیسی صفائی سے پیشگوئی پوری ہو گئی۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 530) آپ علاقے میں جماعت کے روح رواں تھے محترم ناظر صاحب مال قادیان 1929ء کی ایک رپورٹ میں کھوکھر غریبی جماعت کے متعلق لکھتے ہیں: ”چوہدری میاں خان صاحب سیکرٹری مال اور چوہدری سلطان علی صاحب زلیدار اپنی جماعت میں توجہ سے کام کرتے ہیں۔“

(افضل 21 جنوری 1930ء صفحہ 30)

خبریں

سینئر وزیر سرحد پر خودکش حملہ، 4 افراد جاں بحق پشاور میں ہونے والے بین الصوبائی گیمز کی اختتامی تقریب کے موقع پر قوم سٹیڈیم کے باہر ایک خودکش دھماکہ ہوا جس میں 2 محافظوں سمیت 4 افراد جاں بحق اور 4 کھلاڑیوں سمیت 15 زخمی ہو گئے۔ دھماکہ سٹیڈیم کے مرکزی دروازے پر اس وقت ہوا جب سینئر صوبائی وزیر بشیر احمد بلور اپنی گاڑی میں سٹیڈیم سے واپس جا رہے تھے تاہم وہ محفوظ رہے جبکہ دھماکے سے چند منٹ قبل گورنر سرحد سٹیڈیم سے جا چکے تھے۔

بھاشا ڈیم کی تعمیر سمیت 160 ارب کے منصوبوں کی منظوری قومی اقتصادی کونسل کی انتظامی کمیٹی (ایبیک) نے دیامیر بھاشا ڈیم کی تعمیر

کیلئے اراضی کے حصول اور شاہراہ قراقرم کو بہتر بنانے کیلئے 60 ارب روپے کی، راولا کوٹ، باغ سڑک کی تعمیر، لودھراں، خانپنوال ریلوے ٹریک کو دورویہ کرنے سمیت 13 منصوبوں کی منظوری دے دی۔

تیل کی عالمی قیمتیں کم ہو رہی ہیں، واپڈا بجلی سستی کیوں نہیں کر رہا لاہور ہائی کورٹ کے جسٹس شیخ عظمت نے نپرا کی جانب سے بجلی کے ٹیرف میں از خود اضافے کے خلاف اپنا سمیت 150 سے زائد صنعتی اداروں کی درخواستوں پر سماعت 14 نومبر تک ملتوی کرتے ہوئے قرار دیا ہے کہ اگر دنیا بھر میں تیل کی قیمتیں کم ہو رہی ہیں تو پھر واپڈا بھی بجلی کے ٹیرف میں کمی کر کے لوگوں کو ریلیف کیوں نہیں دے رہا۔

گھی مزید 10 روپے فی کنستری جبکہ سونا 500 روپے فی تولہ سستا تھوک مارکیٹ میں گھی کی قیمتوں میں مزید 10 روپے فی کنستری جبکہ ایک

تولہ خالص سونے کی قیمت میں 500 روپے کمی ہو گئی ہے۔ گھی درجہ اول 16 کلوگرام کنستری کی قیمت 1680 سے کم ہو کر 1670 روپے جبکہ ایک تولہ خالص سونے کی قیمت 23500 سے کم ہو کر 23 ہزار روپے ہو گئی ہے۔

صدر بین المذاہب کانفرنس میں شرکت کیلئے امریکہ روانہ صدر زرداری بین المذاہب کانفرنس میں شرکت کے لئے امریکہ روانہ ہو گئے۔ کانفرنس دو دن جاری رہے گی، اس کا عنوان ثقافت برائے امن ہے۔ اجلاس کے دوران صدر زرداری دیگر بین الاقوامی شخصیات سے بھی ملاقاتیں کریں گے۔

طاہر ہومیو پیٹھک کونسلٹیشن کلینک ڈاکٹر مرتضیٰ احمد ایم بی بی ایس I.K.E ایم ڈی ایران اللہ کے فضل سے ہر طرح کے پیچیدہ، کراٹک اور لا علاج امراض کا تعلق بخش علاج کیا جاتا ہے۔ مشورہ کیلئے بالمشافہ ملیں یا اپنے مفصل حالات لکھ کر بذریعہ پوسٹ میڈیسن طلب کر سکتے ہیں۔
424-D فیصل آباد لاہور نزد گورنمنٹ چیکرز
0322-4223537 042-5221477

رہوہ میں طلوع وغروب 13 نومبر	
طلوع فجر	5:08
طلوع آفتاب	6:32
زوال آفتاب	11:52
غروب آفتاب	5:12

گچی بوٹی کی گولیاں
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار رہوہ
PH:047-6212434

ارشاد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
رہوہ اور رہوہ کے گرد و نواح میں پلاٹ مکان زرعی و کئی زمین خرید و فروخت کی با اعتماد ایجنسی
ہلال مارکیٹ بالتمائل ریلوے لائن رہوہ فون دفتر 6212764
گھر: 6211379 موبائل 0300-7715840

سبح سٹیل ڈیزائنرز
مینیوٹیک چیرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کامرز
ڈیزائنرز: G.P.C.R.C.H.R.C. شیت اینڈ کوال
طالب دعا: میاں عبداسع، میاں عمر سبح، میاں سلمان سبح
81-A سٹیل شیت مارکیٹ انڈیا بازار لاہور
Mob:0300-8469946-0302-8469946
Tel:042-7668500-7635082

Shaheen
● Printing
● Packaging
● Adcertising
Ch. Abdul Razzaq
Chief Executive
19 B Shama Plaza,
72-Ferozpur Road Lahore
Ph: 7569172 Mob:0300-8469172,03224563039

WEDDING | PARTY | EVERYDAY
SHARIF
JEWELLERS
SINCE - 957
Rabwah
Aqsa Road | Railway Road
6212515 | 6214750
6215455 | 6214760
www.sharifjewellers.com

FD-10

ISO 9001 : 2000 Certified